Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۱۲ ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ، ۶ احسان ۱۳۶۹ ہش، ۶ جون ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۲۷

سچے عجز کی راہ

"حقیقت یہ ہے کہ سچے عجز کی راہ سچی محبت کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی۔ اور یہی وہ عجز کی راہ ہے جس کی تلاش میں ہمیں سرگرداں رہنا چاہیئے، جس کے لئے ہمیں ــ خصوصیت سے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ ہمیں سچا عجز نصیب ہو اور تکبر کا ہر پہاڑ ہمارے وجود میں سے ملیا میٹ ہو جائے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ
الفضل ۱۶ر مئی ۱۹۹۰ء صفحہ ۲ کالم ۱)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بہشت میں ایک مقام ہے جو مجھے ہی ملے گا، ایک صحابی یہ سن کر رو پڑے۔ آپؐ نے جو پوچھا کہ تو کیوں رو پڑا؟ تو اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے آپؐ کے ساتھ محبت ہے۔ جب آپؐ اس مقام میں ہوں گے تو میں کہاں ہوں گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ تو میرے ساتھ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپؐ نے اس کے وجود کو اپنے اندر لے لیا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۶۴)

"ابھی ہماری جماعت کو سمجھنے کے لئے بہت سی باتیں ہیں۔ رفتہ رفتہ تحریک ہوتی ہے، کسی مجمع میں کوئی تحریک ہو گئی اور کسی میں کوئی۔ اس لئے جب تک یہاں انسان ایک عرصہ تک نہ رہے یا کثرت کے ساتھ نہ آتا رہے کم فائدہ ہوتا ہے اور یہ بڑی خامی اور بے قدری ہوتی ہے، اور سلسلہ کی بدنامی کا موجب ہوتا ہے۔ جب ایک شخص سلسلہ میں داخل ہوتا ہے اور وہ توجہ کے ساتھ ان مسائل پر جو ہم پیش کرتے ہیں نظر نہیں کرتا اور پھر اگر اس سے کوئی سوال کرتا ہے تو اسے چپ ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں اور فکر کریں اور یہاں رہیں اور ان ایّام کی قدر کریں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۷)

اخلاص کے ساتھ خدمت کرنے کے بہترین نتائج

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی ایک دفعہ ایسا وقت آیا کہ بارش ہو رہی تھی اور خطرہ تھا کہ صبح مہمانوں کو ہم روٹی مہیا نہیں کر سکیں گے، ادھر نان بائی تنور چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ اس زمانے میں تو چھتیں بھی مہیا نہیں ہوا کرتی تھیں، بہت برا حال ہوتا تھا۔ تنور کچے اور پھر دیگر وسائل کی بہت کمی ہوتی تھی، پیڑے والیاں تو پہلے ہی بھاگ گئی تھیں، اس وقت ہمارے جتنے اطفال بھی روٹی جمع کرنے پر مقرر تھے اور دوسرے کارکنان، ان سب کو میں نے اکٹھا کیا، علاوہ ازیں باہر سے بھی جتنے کارکن مل سکتے تھے وہ بلا لئے۔

اس کے بعد ہم نے یوں کیا کہ پراتیں اور کنالیاں اور جو بھی مہیا ہوا، ان کو لے کر نان بائیوں کے سروں پر کھڑے ہو گئے تاکہ بارش ان کو تکلیف نہ دے۔ اور بچوں نے جیسا تیسا بھی ان کو پیڑا بنانا آتا تھا، پیڑے بنائے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہماری ساری رات اسی طرح گذری۔ صبح نماز کے بعد مجھے ایک مولوی صاحب نظر آئے جو سندھ سے تعلق رکھتے تھے اور غالباً مجھے لاڑکانہ میں ملے تھے، بڑے شدید مخالف ہوتے تھے اور جماعت اسلامی کے پیشرو لوگوں میں سے تھے وہ دوڑ کر مجھ سے لپٹ گئے۔ ان کے اوپر رقت طاری ہو گئی۔ میں نے کہا مولوی صاحب! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا میں ابھی نماز کے بعد بیعت کر کے آ رہا ہوں اور اس خوشی میں گلے لگ کر مل رہا ہوں۔ میں نے کہا آپ کو بیعت کرنے کا خیال کس طرح پیدا ہوا؟ کہنے لگے میں رات کو جبکہ بارش ہو رہی تھی، یہ دیکھنے آیا تھا کہ اب احمدیوں کا کیا حال ہوتا ہے؟ میں تو آپ کے نظام کو درہم برہم ہوتے دیکھنا چاہتا تھا لیکن رات میں نے جو نظارہ دیکھا ہے وہ بڑا حیرت انگیز اور ایمان افروز ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے، جن کے پاس بدن ڈھانکنے کو کپڑے بھی کافی نہ تھے اور افسر کیا ماتحت کیا، سارے کے سارے کنالیاں اور پراتیں لے کر کھڑے ہیں اور نان بائیوں کو بارش سے بچا رہے ہیں، تاکہ وہ بھیگ نہ جائیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر میری کایا ایسی پلٹی کہ میں نے فیصلہ کر لیا کہ

باقی صفحہ ۷ کالم ۴ پر

○ مکرم محمد لقمان صاحب مربی سلسلہ لاڑکانہ ابن مکرم محمد صدیق صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول بشیر آباد سندھ کا نکاح عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عبداللہ صاحب گجر آف مبارک آباد سندھ کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر ۱۱ر مئی ۱۹۹۰ء کو مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب بشیر آباد نے پڑھایا۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم زین العابدین صاحب کارکن وکالت مال ثانی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۹۰ء کو پہلی بیٹی عطاء فرمائی ہے جو "وقف نو" میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "سالمہ" نام عطاء فرمایا ہے۔ یہ بچی مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب ربوہ کی پوتی اور مکرم عبدالقدیر صاحب کارکن دارالقضاء کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت و درازیٔ عمر سے نوازے اور خادمۂ دین بنائے۔

مضمون نگار حضرات سے

تمام دوست جو ہمیں اشاعت کے لئے مضامین بھیجتے ہیں ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ بعض مضامین بعض وجوہات کی بناء پر نہیں بھی چھپ سکتے لیکن کوئی ایسی بات نہیں۔ آپ نے کوشش کی اور الفضل سے دلی رابطہ کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

اگر آپ مضمون ورق کے صرف ایک طرف لکھیں اور حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خوشخط لکھیں تو ہم آپ کے ممنون ہونگے۔ جس مضمون کی طرز تحریر کے پڑھنے میں دقت پیش آئے اس کے چھپنے میں بھی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات ایسا مضمون اشاعت پذیر ہونے سے رہ بھی جاتا ہے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۶، احسان ۱۳۶۹ ہش ۶، جون ۱۹۹۰ء

شرف انسانیت کا قیام

دنیا میں شرف انسانی کی سب سے اعلیٰ مثال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال سے ملتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح غلاموں کو اٹھایا اور اوجِ کمال تک پہنچا دیا اور جس طرح ان سے پیار کر کے ان کی عزت و اکرام کو چاند لگا دئیے اس کی مثال نہ ازمنۂ ماضی میں ملتی ہے اور نہ قیامت تک مل سکے گی۔ وہ شخص جو ساری دنیا کے لئے رحمۃ اللعالمین ہو کر آیا اور جس کے فیض سے سب نے جھولیاں بھریں۔ اس کا یہ کہنا کہ مَیں تمہاری ہی طرح کا ایک بشر ہوں، اور وفات کے وقت اس بات کی تلقین کرنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کو صرف مزار ہی سمجھا جائے اسے پوجا نہ جائے اور اس طرح اپنی انسانیت اور بحیثیت انسان دوسروں سے برابری کا ذکر کر کے انسانیت کو صحیح معنوں میں اشرف المخلوق بنا دیا۔

شرف انسانیت کے قیام کے لئے یہ اسوہ ہم سب کے سامنے رہنا چاہیئے۔ مذہب انسان کا کچھ ہی ہو آخر وہ ہے تو انسان۔ اور ساری مخلوقات (بنی نوع انسان) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عیال کہا ہے۔ اس "عیال" میں ہر انسان شامل ہے۔ رنگ و نسل اور مذہب و ملت کی تمیز کے بغیر۔

اگر ہر انسان اپنے آپ کو دوسرے انسانوں جیسا ہی سمجھے اور جو بات اپنے لئے ناپسند کرتا ہے وہ دوسروں کے لئے بھی ناپسند کرے تو یقیناً شرفِ انسانیت کا قیام کوئی دشوار امر نہ ہوگا۔ اور چونکہ یہی بات امن و امان کی ضامن ہے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ اس بات سے امن و امان بھی قائم ہو جائے گا۔ اس وقت جو پاکستان نفرت کی آگ کی بھٹی میں جل رہا ہے۔ چوری۔ ڈاکہ۔ اغواء۔ قتل اور زندہ جلائے جانے کے واقعات ہو رہے ہیں ان کا سدباب صرف اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ہر انسان دوسرے کو انسان سمجھے اور اگر خود تکلیف میں نہیں پڑنا چاہتا تو اوروں کو بھی تکلیف میں نہ ڈالے۔

کاش ہم سب شرف انسانیت قائم کر سکیں۔

کہتے کچھ ہو کرتے کچھ ہو یہ ہے بے ڈھب بات
سُننے والے ہو جائیں گے سُن سُن کے بیزار

لوگ سمجھ جاتے ہیں دل کا اور زباں کا فرق
اور پرکھ لیتے ہیں باتوں باتوں میں کردار

ابوالاقبال

مولا مری فرقت کو کبھی وصل عطا کر
مَیں دیکھ سکوں تیری طرف آنکھ بچا کر

دُز دیدہ نگاہوں سے نہ کیوں دیکھیں مجھے لوگ
تُو پاس بٹھا لیتا ہے، اوروں کو اُٹھا کر

دنیا ہی کا رہ جاؤں نہ ہو کر، مجھے ڈر ہے
دے مجھ کو، مگر دے نہ مجھے، اتنی سجا کر

الحاد کے موسم میں ہیں برگشتہ سبھی لوگ
اَے بندۂ توحید، خدا سے تو وفا کر

تپتے ہوئے صحرا کا سفر ہے تری قسمت
لازم ہے کہ منزل کا کسی سے نہ پتہ کر

سوچا ہی نہیں مَیں نے کہ اب سوچ کا دھارا
کس سمت چلا جاتا ہے یہ منہ کو اُٹھا کر

اقدار کے حالی تو ہیں ماضی میں بہت دُور
یہ "حال" ہے اس حال میں جو چاہے کیا کر

مَیں نے تو نباہا ہے وفاؤں کا تقاضا
جو کچھ بھی ہے تُو، اپنے ہی مسلک پہ چلا کر

انسان کی خدمت تو ہر انسان کا ہے فرض
ہو پائے تو، جو تجھ سے ہوا، اس سے سوا کر

ہر گام پہ گِر گِر کے اُٹھا اور چلا تُو
اس طرح سے گرتے کا نسیم اب نہ گلہ کر

نسیم سیفی

کوئی بچہ بھی میٹرک سے کم تعلیم کا نہ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ۔ امریکہ

چوہدری شاہنواز صاحب کی یادیں

دعا کی درخواست کیساتھ

جمعہ (بتاریخ ۲۵ ، مارچ) کی نماز سے فارغ ہوکر جب ہم قدرے دیر سے گھر واپس آئے تو یہ غمناک خبر اچانک ملی کہ چوہدری صاحب کا لاہور میں انتقال ہوگیا. (ہم سب اللہ ہی کیلئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) بڑے دکھ اور رنجیدہ کرنے والی خبر تھی جو ہر اس شخص کو جس کا چوہدری صاحب سے واسطہ رہا ہو غمزدہ، مضطرب اور بے چین چھوڑ گئی۔ اس معاملہ میں انسان بڑا بے بس ہے اور حیات و موت کا فلسفہ اور فیصلہ صرف اور صرف ذاتِ باری کے ہاتھ میں ہے۔ اس معاملہ میں (دینی) تعلیم کا نچوڑ (ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانیوالے ہیں) میں آجاتا ہے۔ ہم اللہ کے بندے ہیں اور اسی طرف رجوع کریں گے. حضرت اقدس نے یہی مضمون اپنے فرزند مبارک احمد کی وفات پر اپنے ایک شعر میں اس طرح بیان کیا ہے

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اسی لئے ہر ایسی جدائی باوجود اس کی ہزار تلخی اور کرب کے اس روشن تعلیم کے تحت انسان کے لئے قدرے تسکین اور صبر کا سبق لئے آتی ہے۔

میرا چوہدری صاحب سے دوستی کا آغاز ۱۹۵۰ء میں ہوا اور اس چالیس سال کے طویل عرصہ میں ان کی طرف سے ہمیشہ محبت اور خلوص کا سلوک رہا. بڑی محبت اور پیار والی طبیعت تھی اور دوستی بڑے اخلاص سے نبھاتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ۱۹۵۷ء میں ایک ورلڈ بینک کورس کیلئے ہم واشنگٹن آئے چوہدری صاحب اپنے کسی کام سے ان دنوں واشنگٹن آئے اور اسی ہوٹل میں قیام کیا جہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا کھانا ہمارے ساتھ کھایا کریں۔ کھانے کے بعد فرمانے لگے میں یہ کس طرح برداشت کر سکتا ہوں کہ حضرت فضل عمر کی بیٹی برتن دھوئے۔ میں خود صاف کردوں گا. اصرار تھا دھو دھلا کر فارغ ہوکر اپنے کمرہ میں چلے گئے۔ ظاہر ہے کہ خود تو یہ کام گھر میں کرتے نہ تھے۔ برتن تو دھو دیئے لیکن اس کوشش کے آثار سارے باورچی خانہ میں پھیلے ہوئے تھے۔ میری بیوی کو اس کی صفائی پر زیادہ وقت خرچ ہوا. بہر حال ان کی طرف سے اپنے اخلاص اور محبت کا اظہار بجا اور قابلِ قدر تھا اور ان کی طبیعت کی نیکی کی غمازی کرتا ہے۔

یہ چوہدری صاحب نے تعلیم سے فارغ ہوکر کچھ تھوڑے سال سیالکوٹ میں وکالت کی۔ اس کے بعد جنگ عظیم میں بزنس کی طرف آئے اور اپنی خداداد قابلیت اور محنت سے پاکستان کے چوٹی کے صنعتکار اور تاجر بنے۔ اس کام میں ان کے جوہر بڑے نمایاں ہوکر ابھرے. نئے کام میں بڑی دلیری سے ہاتھ ڈالتے تھے اور بڑی جلدی فیصلہ کرتے تھے. معاملے کو لٹکاتے بالکل نہ تھے۔ اس سلسلہ میں مجھے ان کے اور میرے ایک دوست چوہدری نبی احمد صاحب نے لطیفہ سنایا کہ ایک دفعہ چوہدری صاحب کراچی میں پھل خریدنے گئے۔ کچھ بے موسم کا پھل بھی تھا۔ پوچھا کہ یہ کیسے آیا. دکاندار نے کہا چوہدری صاحب یہ COLD STORAGE سے مل جاتا ہے. آپ نے پوچھا تو کیا اس کام میں کافی منافع ہے. دکاندار نے کہا چوہدری صاحب منافع ؟ "پیسے سانبھے نہیں جاندے" چوہدری صاحب نے اسی وقت پھل دل چھوڑ دکان سے سیدھے گھر آئے اور COLD STORAGE بنا کھڑا کیا اور چالو کردیا. پھل چھوڑ کر چلے جانے کا حصہ تو شاید زیب داستاں کے لئے ہوگا لیکن یوں یہ حکایت ان کے فوری فیصلہ اور دلیرانہ قدم کی غمازی ضرور کرتی ہے۔

بڑی وجیہہ، خوش شکل اور بارعب شخصیت تھی. انتظامی قابلیت بھی خدا نے بہت عطا کی تھی اور ان کی کامیابی میں اس وصف کا بھی بڑا حصہ تھا. مجھے یاد ہے ایک دفعہ ہم نے ۱۹۶۰ء میں یورپ کا اکٹھا سفر کیا. چوہدری صاحب کی بیگم صاحبہ آپا مجیدہ بیٹا منیر شاہنواز اور دونوں بیٹیاں امۃ الحیٔ اور امۃ الباری ساتھ تھیں. دو کاریں تھیں، ہر چیز بڑے اہتمام، نظم اور تفصیل کے ساتھ پہلے سے PLAN کی ہوئی تھی اور سفر میں گھر جیسا آرام اور لطف رہا۔

بزنس حلقوں میں بہت اچھی شہرت رکھتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ لندن میں COMMONWEALTH PRIME MINISTER CONFERENCE میں فیلڈ مارشل ایوب خان صدر پاکستان کے ہمراہ تھا. کار میں جا رہے تھے۔ مجھے کہنے لگے کہ ہمیں اچھے صنعتی پروگرام میں کچھ PROGRESSIVE لوگ آگے لانے چاہئیں جو ملک کی ترقی اور اعلیٰ معیار لانے میں ممد ہوں۔ میں نے چوہدری شاہنواز کا نام لیا کہ وہ اس تعریف پر پورے اترتے ہیں. فوری فرمانے لگے یہ بالکل ٹھیک ہے۔ ہم جب واپس پاکستان پہنچیں تو مجھے یاد کروانا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ خود صدرِ پاکستان کی نظر میں ان کے اعلیٰ معیار کے تصوّر میں چوہدری صاحب پورے اترتے تھے۔

اپنے کام میں مصروف رہتے تھے، خوشامد سے بیزار فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے کام کے لئے کبھی کسی افسر کے گھر نہیں گیا۔

ایک اور نمایاں وصف ان کا دین اور سلسلہ کیلئے بڑی غیرت تھی. جب کسی دشمنِ سلسلہ کی طرف سے کوئی لچر یا ناانصافی کی بات سنتے تو بہت جوش میں آجاتے تھے۔ اختلافات کا ہر کسی کو حق ہے لیکن اختلافات کی بنا پر جھوٹے الزام یا ظلم کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا۔ ایسے موقعہ پر نتیجہ سے لاپرواہ ہوکر کہنے والے کو چاہے وہ کیسا بارسوخ ہو سچی بات کہنے سے بالکل نہیں جھجکتے تھے. ایسے موقعہ پر آواز بلند ہو جاتی تھی اور چہرہ سرخ اور بڑے جوش سے اپنی غیرت کا اظہار فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ میرا ایک اقدام چوہدری صاحب کو پسند نہ آیا اور ان کی طبیعت پر اس کا بوجھ تھا۔ اس بارے میں انہوں نے مجھے خط لکھا. ان کے دل اور زبان میں کوئی دُوری نہ تھی چنانچہ اس خط میں لکھا "میرے دل میں بات تھی لکھ دی"! کیونکہ خط کا یہ حصہ تنقیدی نوعیت کا تھا اس لئے اس تنقید کے ساتھ اپنے لگاؤ اور پیار کا اظہار غیر معمولی الفاظ میں کیا اور خط کے آخر میں لکھا "میرا دل اور جسم کا ایک ایک روآں آپ کی محبت اور شفقت اور عنایات سے تر بتر ہے"۔ اس فقرہ کا میں اپنے آپ کو اہل نہیں پاتا لیکن یہ الفاظ ان کے گہرے لگاؤ کی غمازی کرتے ہیں اور اپنی تنقید کے ساتھ اس کا زوردار اعادہ یقیناً میرے جذبات کو ٹھیس سے محفوظ رکھنے کے لئے تھا. میں نے فوراً جواباً اپنے اقدام کا پس منظر اور نوعیت کی وضاحت کی تو ان کا دوسرا خط اطمینان کے اظہار کے ساتھ دعاؤں سے معمور تھا. میں ان کے پیار کے الفاظ کو دہرانے میں حجاب محسوس کرتا تھا. لیکن یہ ان کی محبت، خلوص اور یک رنگی کا صحیح آئینہ ہے. اور ان کے اعلیٰ اقدار اور اخلاق پر گہری روشنی ڈالتا ہے۔

سلسلہ سے اخلاص رکھتے اور (امامت) سے وابستگی جو عمر کے ساتھ بڑھتی چلی گئی۔ جب قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر مسندِ (امامت) پر آئے تو مجھے کہنے لگے کہ حقیقت یہی ہے کہ امام خدا بناتا ہے۔ دیکھو ان کی تقریر کا رنگ ہی بدل گیا ہے، اور نئے نئے معارف سے پُر ہوتی ہے۔ قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر سے بھی بڑی گہری محبت اور اخلاص رکھتے تھے اور ہر اپیل پر فراخدلی سے لبیک کہتے آگے آتے تھے۔ جب قرآن کریم کے تراجم کے اخراجات کی اپیل آئی تو روسی ترجمہ کا پورا خرچ اٹھانے کی یہ چوہدری صاحب نے ذمہ داری لی. حضرت اقدس کے ایک رؤیا کے مطابق روس میں جماعت ریت کے ذرّوں کی طرح ابھرے گی، قرآن کریم کا روسی زبان میں ترجمہ اس سلسلہ میں اہم کردار ادا کرے گا اور چوہدری صاحب کی قربانی اور نیکی کا پھل کروڑوں انسانوں کی ہدایت کا موجب بنے گا۔

میں نے جیسا کہ لکھا ہے اپنے دوستوں سے بڑی محبت اور مروّت سے پیش آتے تھے۔ اپنے خطوں میں الوداعی فقرے یہی لکھتے تھے "بہت بہت دعاؤں اور پیار کے ساتھ" نہ معلوم کس خلوص سے بھرے ہوئے پیار کے جذبات سے یہ فقرہ لکھتے تھے کہ پڑھ کر دل سے ان کے لئے دعا نکلتی تھی اور میرے دل پر ہمیشہ وہ ایک مستقل نقش چھوڑ جاتے تھے۔

طبیعت میں ممنونیت اور شکر گزاری بھی بہت تھی۔ جب اپریل ۱۹۸۴ء میں نیویارک میں ان پر دل کا حملہ ہوا تو جب مجھے پتہ چلا تو میں ٹیلیفون پر خیریت دریافت کرتا رہا اور اس دوران ان کی صحت کی دعا کے ساتھ کچھ پھول تحفۃً بھجوائے. بیماری کی حالت میں خود ان کا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا بڑے پیار کا خط آیا اور اپنی خوشی اور ممنونیت کا اظہار ان پیارے الفاظ میں کیا "آپ کی طرف سے نہایت خوبصورت خوشنما خوش رنگ پھولوں کا تحفہ ملا کمال خوشی ہوئی (اللہ تعالیٰ آپ کو احسن جزاء عطا کرے)" خط کو اپنے مخصوص انداز میں دعاؤں کے ساتھ یوں ختم کیا... "بہت بہت پیار اور دعائیں آپ کے لئے"۔

پاکستان سے آتے جاتے ہم ہمیشہ چوہدری صاحب کے ہاں ٹھہرتے تھے ہمارے آنے پر بڑی محبت اور خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ اور بہت خیال رکھتے تھے. اگر کبھی خود نہ بھی ہوں تو اصرار یہی رہتا تھا کہ ان کی قیام گاہ پر ٹھہریں اور ایسی صورت میں بھی ہمارے آرام کا پورا اہتمام فرماتے تھے۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

روس — اور اسرائیلی بستیاں

تاس نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ صدر حسنی مبارک کے ماسکو کے دورے کے دوران روسی صدر گورباچوف نے کہا کہ اسرائیل کو مقبوضہ علاقوں میں یہودیوں کی بستیاں بسانے سے باز آنا چاہیئے۔ یہ بات انہوں نے ایک دعوت کے موقع پر کہی۔ اس طرح بستیاں بسانا ان کے خیال میں غیر اخلاقی بھی ہے اور لوگوں کی تقدیر سے ایک خطرناک کھیل کھیلنا بھی۔ "ہم فوری طور پر اسرائیلی رہنماؤں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی اس سکیم کو فوری طور پر کالعدم قرار دیں۔ اور ہم اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں فوری اقدام کرکے مناسب فیصلے کروائیں۔"

قائمقام وزیر اعظم اسرائیل یزک شمیر نے اپنی پارلیمنٹ کی فنانس کمیٹی سے کہا ہے کہ وہ دو کروڑ ڈالر نئی بستیوں کے بسانے اور پرانی بسی ہوئی بستیوں میں ضروری مرمت کرانے کیلئے مختص کرے۔ اس میں سے نصف رقم مقبوضہ علاقوں میں بستیاں بسانے پر خرچ کی جائے گی اور باقی آدھی رقم اسرائیلیوں کے مہاجرین کے موجودہ مکانات کو بہتر شکل دینے کیلئے۔ اس سال اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک لاکھ پچاس ہزار یہود کا روس سے اسرائیل پہنچیں گے۔ آج تک تیس ہزار پہلے پہنچ چکے ہیں۔ یہ جو سرعت کے ساتھ آبادی کی تبدیلی ہو رہی ہے یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ ملک سے باہر جانے کے قوانین میں روس نے کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ لیکن اتنی بڑی تعداد میں اسرائیل جاکر نئی بستیاں بسانے کے عمل نے عربوں کیلئے خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔ عرب لیگ کے سکرٹری جنرل شاذلی کلیبی نے تیونس میں اٹلی کے سفیر کو بتایا کہ عرب مقبوضہ علاقوں میں یہودیوں کی بستیاں بسانا عرب ممالک کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ فی الحال اسرائیل کی اس سکیم کو ختم کرنے کیلئے کسی طرف سے ضروری اقدامات نہیں کئے جا سکے اور اس وجہ سے عرب ممالک اور اسرائیل میں امن کی گفتگو کے مواقع دور سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔

نہیں کہا جا سکتا کہ مشرقِ وسطیٰ میں اب صحیح معنوں میں امن کی فضا قائم ہو سکے گی۔

ابوالہول

آج سے پانچ ہزار سال قبل ابوالہول نے اہرامِ مصر کی گویا حفاظت شروع کی تھی۔ اہرام مصر اور ابوالہول قاہرہ کے مغرب میں بندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں اور یہ مجسمہ جو نصف انسان اور نصف شیر ہے اس سارے عرصے میں مختلف حالات میں سے گذرتا رہا ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اپنے اس "کام" کے سلسلے میں اس نے کئی ذلت آمیز باتیں بھی برداشت کی ہیں۔ اس کو قائم ودائم رکھنے کے لئے اسکے کوہوں میں سوراخ بھی کئے گئے اور بعض اوقات یہ اڑتی پھیلتی ریت کے ڈھیروں کے نیچے بھی دبا رہا۔ اور بعض غیر ذمہ دار لوگوں نے اس پر نشان ڈال کر یا لکیریں ڈال کر اس کی خوبصورتی پر بھی دھبہ لگانے کی کوشش کی اور ایک وقت میں نپولین بونا پارٹ کی فوجوں نے اسے چاند ماری کا ہدف بھی بنایا۔ لیکن حال ہی میں مرور زمانہ نے جو اس پر اثرات چھوڑے ہیں اور جس طرح اس کے جسم کے بعض چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو متاثر کیا ہے اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ اس بات کے اثرات اس کے پہلوؤں پر بھی ہیں اور اس کے چہرے پر بھی۔ زیادہ تر اس پر ناخوشگوار اثر گذشتہ پچاس سال کے عرصے میں مرتب ہوا ہے۔ اب اس کو بہتر صورت میں قائم رکھنے کیلئے اسکی مرمت کے تجربات کئے جا رہے ہیں اور جب سے سائنس نے یہ بات پیش کی ہے کہ موسم کے اثرات بعض پتھروں پر بہت بُرا اثر ڈالتے ہیں اور ان کی توڑ پھوڑ کا باعث بن جاتے ہیں۔ یا اسکے اوپر سے ہوائی جہازوں کی اڑان کی وجہ سے بھی ان پر اثر ہوتا ہے تو ایک نئے رنگ میں ابوالہول کی مرمت کا نظریہ سامنے آیا ہے۔ اسکو اتنی نرمی اور نزاکت کے ساتھ ہاتھ لگایا جاتا ہے جیسا کہ کوئی سرجن کسی کے دل کا اپریشن کر رہا ہو اور اپریشن بھی کسی بڑے افسر کا جہاں پر خاص طور پر احتیاط کرنا لازمی ہے۔

مصر کے آثارِ قدیمہ کی تنظیم کے چیئرمین سید توفیق نے کہا ہے کہ ہماری تاریخ کی یہ سب سے بڑی نشانی ہے۔ اب اسے کمپیوٹر کے ذریعے مرمت کیا جا رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ دو گز لمبا موسمی اسٹیشن اس کے جسم کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے تاکہ اس بات کا پتہ چلایا جا سکے کہ اس چار ہزار چھ سو سال پرانی یادگار پر وہاں آب و ہوا کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ سٹیشن اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ کس وقت کتنا ٹمپریچر کیا اثر کرتا ہے اور ہوائیں کس طرف سے کس طرف کو چلیں اور کتنی رفتار سے چلیں تو اس مجسمے پر کیا اثر کرتی ہیں یا اگر نمکیات اسے چھو جائیں تو اس سے اسکے کس حد تک خراب ہونے کا خدشہ ہے۔ یہ ساری معلومات اس کمپیوٹر میں شامل ہو جائیں گی جو اس مجسمے کے ساتھ لگایا گیا ہے۔ یہ سارا کام خاصی رقم چاہتا ہے اور اس رقم کے مہیا کرنے میں گیٹی (GETTY) کنزرویشن انسٹی ٹیوٹ اور مصر کے آثار قدیمہ کی تنظیم نے اپنے فنڈز پیش کر دیئے ہیں۔ ڈاکٹر توفیق نے جب اسکی حفاظت کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ابوالہول گذشتہ ۵۰ سال میں بہت بری طرح متاثر ہوا ہے اور اتنا زیادہ متاثر ہوا ہے کہ اس سے پہلے کے تمام عرصے میں کبھی اتنا متاثر نہیں ہوا تھا اسکی مرمت کے ماہرین کا یہ خیال ہے کہ جو خرابیاں اب تک اس مجسمے میں رونما ہو چکی ہیں ان کی وجوہات فضائی اثر، زمین کے نیچے کا پانی اور عمارتیں جو حال ہی میں نئی بستیوں کی صورت میں تعمیر کی گئی ہیں۔ اس بات کا ڈر ہے کہ یہ عمارتیں اب ابوالہول اور اہرام کو اپنے حلقے میں لے لیں گی لیکن یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اسکے کہ ایک لمبے عرصے سے یہ خیال تو پیدا ہو رہا تھا کہ اسکو محفوظ کرنے کی ضرورت ہے لیکن کبھی کوئی سکیم باقاعدہ اس سلسلے میں نہیں بنائی گئی۔ سکیم بنانے کا خیال اسوقت آیا جب ۱۹۸۸ء میں ابوالہول کے دائیں کندھے سے تین سو کلوگرام کا پتھر کا ایک ٹکڑا ٹوٹ کر نیچے گر پڑا اس واقعے کے بعد مصر کے آثار قدیم کی تنظیم کے چیئرمین کو برطرف کر دیا گیا۔ اور ماہرین کو مدعو کیا گیا کہ وہ اس بات پر مشورہ دیں کہ اُسکو کس طرح محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۹۸۰ء میں ایک ہلکی سی کوشش تو کی گئی تھی لیکن وہ ایسی ہی تھی جو لوگوں کے مذاق کا باعث بن سکتی تھی۔

ایک بات جو اسکی پوری طرح مرمت میں روک پیدا کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ جو پتھر ابوالہول کے لئے استعمال کیا گیا تھا وہ پانچ کروڑ سال پرانا ہے اور اب وہ اسطرح مستحکم نہیں جیسا کہ پہلے تھا۔ اس کی تین تہیں ہیں اور تہوں کے لحاظ سے بھی اسکی ٹوٹ پھوٹ کا امکان بڑھ رہا ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ اس کا سر جو بیس گز اونچا ہے۔ اسکے گرنے کا امکان ہے اگرچہ یونیسکو کی ٹیم جس نے حال ہی میں اس کا معائنہ کیا ہے نہائت پُر اعتماد ہے کہ ایسا ہونے کا کوئی احتمال نہیں۔ گیٹی فاؤنڈیشن کے ماہرین کا خیال ہے کہ اگر اسکی مرمت کے مسئلے کو پوری طرح حل نہ بھی کیا جا سکا تو کم از کم اتنا تو کیا جا سکے گا کہ اسکی ٹوٹ پھوٹ کی رفتار کو کم کر دیا جائے۔ ابوالہول ساری دنیا میں جانا پہچانا مجسمہ ہے اور اسکے لئے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے جس سے اس کی لمحہ بہ لمحہ کیفیت معلوم کرنا بھی کوئی مشکل کام نہیں ماہرین اگرچہ یہ کہتے ہیں کہ ہم مکمل طور پر اسکی ٹوٹ پھوٹ کے عمل کو روک نہیں سکتے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اس چیلنج کو اس طرح تو قبول کیا جا سکتا ہے کہ اس کی رفتار کو کم کر دیا جائے۔ یونیسکو کے ماہرین نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ اس کے ارد گرد ایک چھ گز اونچی دیوار بنا دی جائے اور اسی طرح اہرام کے گرد بھی ایک دیوار کھڑی کر دی جائے تاکہ لوگ اسے زیادہ نقصان نہ پہنچا سکیں۔ ان ماہرین کا یہ بھی خیال ہے کہ یہاں موٹر کار چلانا بند کر دیا جائے اور جتنی نئی عمارتیں کھڑی کی گئی ہیں ان کو بھی وہاں سے اٹھا دیا جائے۔

احمدیہ جماعتیں اپنے ہاں کھیلیں منعقد کرتی ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ ان کھیلوں کی رپورٹیں مختصر اور جامع رنگ میں لکھ کر ہمیں بھجوائیں جسے ہم الفضل میں شائع کریں گے تاکہ کھیلوں کا ذوق بڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّد احمد علی
نائب ناظر اصلاح وارشاد

میرا سفر یورپ

میرے بڑے لڑکے عزیز سیّد علی احمد صاحب طارق ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کراچی نے مجھے نصف جولائی ۱۹۸۹ء کو بذریعہ فون فوری طور پر جلسہ لنڈن کے ویزا کے حصول کے لئے کاغذات کی تکمیل کے واسطے کراچی بلایا۔ چنانچہ انگلستان کا ویزا ملتے ہی ڈنمارک کے ویزا کی بھی درخواست دے دی گئی تاکہ اپنے چھوٹے لڑکے عزیزی سیّد ولی احمد صاحب صادق انجینئر سے بھی کوپن ہیگن میں جاکر مل سکوں۔ مجھے جلسہ لنڈن پر جانے کا اتنا شوق نہ تھا جتنا اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیارت کا غیر معمولی اشتیاق تھا بلکہ میں تو آپ کی زیارت کو ترس رہا تھا۔ ویزا ملنے پر میرا لڑکا عزیز طارق اور میں ۱۰ اگست کی صبح کو کراچی سے فلپائن کے ہوائی جہاز پر روانہ ہو کر شام سے پہلے لنڈن پہنچے۔ مکرم محمد ایوب صاحب سندھی اپنے والد اور بھائی عبداللطیف صاحب امیر سکھر کو ہوائی اڈہ GATWICK لنڈن پر لینے آئے ہوئے تھے۔ وہ ہم دونوں کو بھی اپنے ہاں لے گئے اور مغرب وعشاء کی نمازیں اسلام آباد میں جاکر حضور کی اقتداء میں پڑھیں اور اس طرح بفضلہ تعالیٰ مجھے ۱۹۳۰ دن کے بعد اپنے محبوب امام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ مگر پیاس نہ بجھی۔ مختلف ممالک کے بہت سے احمدیوں سے بھی ملاقات حاصل ہو گئی۔ ۱۱، ۱۲، ۱۳ اگست کو جلسہ سالانہ کی برکات سے متمتع ہونے کے علاوہ حضور کی اقتداء میں پانچ سال کے بعد ۱۱ اگست کو پہلا جمعہ مبارک پڑھا۔ ۱۴، ۱۵ اگست کو شوریٰ میں شرکت کا فخر حاصل ہوا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ۱۴ اگست کی شام کو پانچ سال کے طویل عرصہ کے بعد مجھے اپنے محبوب امام سے ملاقات اور معانقہ کا شرف نصیب ہو گیا۔ ۱۸ اگست کو بھی خطبہ جمعہ اور نماز باقتداء حضور پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میرا چھوٹا لڑکا بھی ۱۱ اگست کو ہم سے آکر ملا۔ اور ہم تینوں نے اکٹھے لنڈن شہر کی اہم جگہوں کی سیر بھی کی۔ حضور کی اقتداء میں اسلام آباد میں نمازیں جاکر پڑھیں اور خدا کا شکر کیا اور پھر ۲۰ اگست کو حضور نے ہم تینوں باپ بیٹوں کو ملاقات وگفتگو اور معانقہ کا شرف عنایت کرتے ہوئے میرے لڑکے کو بوسہ دیا اور میرے کندھے کو چوما۔ بریڈفورڈ میں گوجرانوالہ کے بہت سے امینی خاندان کے مرد و زن آباد ہیں جو گوجرانوالہ کا مربی ہونے کے وقت اور یکم جون ۱۹۷۴ء کے ہنگامہ کے زمانہ سے میرے سب واقف تھے۔ انہوں نے مجھے اپنے ہاں آنے کی پرزور دعوت دی۔ میرا لڑکا طارق تو ۲۲ اگست کو واپس کراچی روانہ ہو گیا اور چھوٹا میرے ساتھ ۲۲ تا ۲۷ اگست بریڈفورڈ میں رہ کر ۲۸ کو کوپن ہیگن واپس چلا گیا۔

۱۔ بریڈفورڈ

۲۲ اگست کی رات کو مکرم رشید صادق صاحب امینی وغیرہ بس کے اڈہ پر کاریں ہمارے لیجانے کے لئے موجود تھے۔ ۲۳ اگست کو احمدیہ بیت الذکر بریڈفورڈ میں ایک عقیقہ کی تقریب میں تربیتی تقریر کی۔ ۲۶ اگست کو "ہمارے عقائد" مکرم بشارت احمد صاحب امینی نے میری ۳½ گھنٹے کی تقریر[2] کی فلم تیار کی۔ ۲۷ اگست کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احمدیہ بیت الذکر میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب اور خاکسار نے تقریریں[3] کیں۔ یکم ستمبر کو خطبہ جمعہ[4] تربیتی پڑھا۔ دو عیسائیوں اور بعض غیر از جماعت کو پیغام رشد دیا۔ ۱۵ ستمبر کا خطبہ جمعہ[5] بھی تربیتی دیا۔

۱۶ ستمبر کو بریڈفورڈ کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا کہ کل میرے ایک پاکستانی عالم دوست ۱۲ بجے ریڈیو پر علمی تقریر کریں گے احباب ریکارڈ کرنے کے لئے اپنے اپنے ٹیپ ریکارڈ تیار رکھیں۔ اور پھر ۱۷ ستمبر کو اعلان ۱۲ بجے کیا کہ احباب تیار رہیں اب وہ تقریر شروع ہونے والی ہے۔ چنانچہ ۱۲½ تا ۱۲¾ بجے دوپہر کو ریڈیو پر میری تقریر[6] نشر کی گئی۔ ۱۹ ستمبر کو بشارت احمد صاحب نے میری ایک تقریر[7] "اہمیت وفوائد نماز" پر کرائی اور اس کی فلم بنائی۔ ۲۱ ستمبر کو "مسائل نماز۔ خطبہ جمعہ اور بعض سورتوں" پر تقریر[8] کی فلم بنائی۔ نیز اپنی قیام گاہ پر لنڈن کی طرح یہاں بھی تربیتی درس دیتا رہا۔

یہاں کے احمدی رسالہ "البصیرۃ" ماہ اگست میں میرا ایک مضمون شائع ہوا اور ایک اردو اخبار کے اعلان پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مضمون لکھ کر بھیجا گیا ہے جو ... ۳ الفاظ کا تھا۔

۲۔ مانچسٹر

احباب جماعت سے ۷ ستمبر کو بعد نماز مغرب خطاب کیا۔ سوالات کے جواب دئیے اور ان کے پرزور اصرار پر ۱۰ ستمبر کو بعد نماز مغرب "ہمارے عقائد" پر ..اسے زائد مرد و زن میں تقریر[9] پونے دو گھنٹہ کی۔ جو ریکارڈ کی گئی۔ رات کو اور صبح کو درس دئیے۔

۳۔ گلاسگو

یہاں ۸ ستمبر کو تربیتی خطبہ جمعہ پڑھا سوالات کے جواب دئیے۔ ۹ ستمبر کو ایک تقریر اور پھر تین غیر از جماعت احباب نے سوالات کے جواب سے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ یہاں دو دن قیام کے وقت صبح وشام تربیتی درس مرد و زن میں دئیے۔

۴۔ ہڈرزفیلڈ

۱۲ ستمبر کو میری تقریر[12] "اپنے تبلیغی واقعات" پر ۱½ گھنٹہ کرائی گئی۔ ۱۶ ستمبر کو باصرار مجھے بلوا کر "ہمارے عقائد پر تقریر[13]" کرائی گئی۔ ۱۸ ستمبر کو بھی "دعوتی تجربات پر تقریر[14]" کی فلم بنائی گئی۔ ۲۲ ستمبر کو خطبہ جمعہ[15] تربیتی پڑھا۔ سوالات کے جواب دئیے گئے۔ اس طرح ہر جگہ خدمت کا موقع نصیب ہوا۔

(نوٹ) مکرم رشید صادق صاحب اور بشارت احمد صاحب امینی نے متعدد مقامات کی مجھے سیر کرائی۔ یعنی BLACK POOL، لورپول، MORE CAMBE، سات جھیلوں کا لیڈ، مانچسٹر، ہڈرزفیلڈ، گلاسگو CLYDE TURNAL میں سمندر کی سرنگ وغیرہ دکھائی۔ میں ڈنمارک کے ویزا کی اطلاع ملنے پر ۲۴ ستمبر کو لنڈن گیا۔

۵۔ لنڈن

مکرم امام صاحب لنڈن بیت فضل کی خواہش پر ۲۶ ستمبر کو بعد نماز مغرب "دعوتی واقعات" پر تقریر[16] تقریباً ۱½ گھنٹہ کی۔ جہاں بھی قیام کرتا وہاں تربیتی درس ضرور دیتا رہا۔ یہ تقریر بھی ریکارڈ کی گئی تاکہ احباب کیسٹیں لے سکیں۔

۶۔ مالمو، سویڈن

خاکسار کو ۲۷ ستمبر کو کوپن ہیگن پہنچتے ہی علم ہوا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ۲۹ ستمبر کو مالمو (سویڈن) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔ چنانچہ ۲۸ ستمبر کو سویڈن کا ویزا حاصل کر کے ۲۹ ستمبر کو مالمو میں حضور کی دو دفعہ ملاقات اور خطبہ جمعہ اور مجلس عرفان سے متمتع ہوا۔ اور رات کو واپس کوپن ہیگن (ڈنمارک) آگیا۔ میرا لڑکا بھی ہمراہ تھا۔

۷۔ کوپن ہیگن، ڈنمارک

یہاں ۲۷ ستمبر سے ۱۷ اکتوبر تک اپنے چھوٹے لڑکے عزیز سیّد ولی احمد صاحب صادق کے پاس مقیم ہوا۔ جہاں بعض انگریزوں کو زبانی پیغام رشد اور ڈینش اور انگریزی لٹریچر دیا۔ تین عراقی اصحاب سے عربی میں ۲، ۱½ اور ۱ گھنٹہ گفتگو کی گئی۔ یکم اکتوبر کو بیت نصرت جہاں میں "جماعت کا مقام اور فرائض" پر تقریر[17] کی اور سوالات کے جواب دئیے۔ ۴ اکتوبر کو مجلس عاملہ اور عہدیداران سے خطاب[18] کیا۔ بہت سے احباب کے ہاں اور دیگر مرد و زن کے جمع ہونے پر تربیتی باتیں کرتا اور سوالات کے جواب دیتا رہا۔ ۵ اکتوبر کو ایک گھر میں جمع شدہ مرد و زن میں تقریر[19] تربیتی کی۔ ۶ اکتوبر کو خطبہ جمعہ[20] میں "مسابقت کی تحریک" کی اور باہمی صلح کی تعلیم سے آگاہ کیا۔ ۷، ۸ اکتوبر کو بعض گھروں میں سوالات کے جواب دئیے ۸ اکتوبر کو "انصار اللہ" سے خطاب[21] کیا۔ ایک خطبہ نکاح[22] تربیتی بموجودگی غیر از جماعت ۱۸ کس پڑھا۔ اور اس سے متعلقہ ان کے سوالات کے تسلی بخش جواب دئیے۔ پھر دو گھنٹے مجلس سوال و جواب میں جواب[23] دئیے۔ غیر از جماعت اصحاب بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ ۱۱ اکتوبر کو "لجنہ اماء اللہ" سے خطاب[24] کیا۔ ۱۳ اکتوبر کو مقامی حالات وضروریات کے مطابق تربیتی خطبہ جمعہ[25] دیا۔ جس کے نتیجہ میں دو خاندانوں کی صلح ہو گئی۔ ۱۴ اکتوبر کو ناصرات الاحمدیہ سے خطاب[26] میں ندائے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاہرہ کیلئے پہلی پرواز

۱۹۶۵ء کی بات ہے کہ قاہرہ کے لئے پہلی پرواز پاکستان سے روانہ ہوئی تو جونہی جہاز قاہرہ ائر پورٹ پر اترنے والا تھا۔ ریت کے ایک ۲۰۰ فٹ اونچے ٹیلے سے ٹکرا گیا اور قاہرہ کے ائرپورٹ سے بالکل تھوڑے سے فاصلے پر تباہ ہو گیا۔ اس جہاز میں زیادہ تر صحافیوں کو لے جایا گیا تھا۔ اگرچہ ان کے علاوہ چند اور افراد بھی موجود تھے۔ ان میں ہمارے ایک دوست لطیف احمد طاہر جو امریکہ کے ایک وقت کے مربی انچارج خلیل احمد ناصر کے چھوٹے بھائی تھے وہ بھی موجود تھے جو بہت سے دیگر افراد کے ساتھ ہلاک ہو گئے۔ چونکہ اسوقت سب جہازوں میں آوازیں ریکارڈ کرنے والا بلیک بکس موجود نہیں ہوتا تھا اسلئے کوئی آواز محفوظ نہ رہی اور کسی طریق سے یہ نہ پتہ چل سکا کہ جہاز کے آخری لمحات میں اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ بچ جانے والوں میں سے ایک شخص شوکت میکلائی ہیں جو آج بھی خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور ایک اچھے کاروبار کے مالک ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم پچھلی دو قطاروں میں بیٹھے ہوئے تھے اور صرف وہی لوگ جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے بچ سکے۔ جب وہ یہاں سے جانے لگے تو انہوں نے کوشش کی کہ ان کی بیوی کو بھی نشست مل جائے لیکن خاصی تگ و دو کے باوجود ایسا نہ ہو سکا۔ البتہ جب جہاز پرواز کرنے لگا تو انہیں اطلاع ملی کہ ایک سیٹ خالی ہے اور وہ اپنی اس بیوی کو اپنے ساتھ لا سکتے ہیں لیکن وہ سیٹ تھی فسٹ کلاس میں اور اسلئے میاں بیوی کو الگ الگ بیٹھنا پڑا۔ شوکت میکلائی اس جہاز کے ساتھ جا رہے تھے تو اسوقت وہ یونیورسل ایکسپریس جو ایک ٹریول ایجنسی ہے کے مینجنگ ڈائریکٹر تھے جبکہ ان کی اہلیہ بھی اس ایجنسی کی ڈائریکٹر تھیں۔ ہر ٹریول ایجنسی کو پی۔ آئی۔ اے کی طرف سے ایک ٹکٹ دیا گیا تھا اور چونکہ شوکت میکلائی اپنی بیوی کو ساتھ لے جانا چاہتے تھے اسلئے ان کو اپنی بیوی کا ٹکٹ خریدنا پڑا۔ کہتے ہیں کہ پرواز سے پہلے ان کی بیوی نے کہا کہ اگر میں زندہ نہ بچی تو یہ سارا روپیہ جو میں نے تجارت میں لگایا ہوا ہے اور یہ جائیداد جو میں نے آج تک بنائی ہے اسکا کیا بنے گا۔ اسکے علاوہ پرواز سے پہلے اُنہوں نے دہی اور مچھلی کھانے کا اہتمام کیا کیونکہ ان کی توہم پرستی نے انہیں اس بات کا یقین دلایا ہوا تھا کہ سفر سے پہلے مچھلی اور دہی کھانا اچھا شگون ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ شوکت میکلائی کی رشتے کی ایک بہن نے پرواز سے پہلے کہا کہ اگر اس جہاز کو کچھ ہو گیا تو تمہارا کیا بنے گا؟ شوکت میکلائی نے جواب دیا میرے ساتھ بہت بڑے بڑے لوگ اس جہاز میں موجود ہونگے جو ان کے ساتھ ہوگا وہی کچھ میرے ساتھ ہوگا۔ شوکت میکلائی کے مطابق جہاز کے تمام مسافر خوش و خرم تھے اور نہایت لذیذ کھانے سے محظوظ ہو رہے تھے چونکہ ان کی بیگم درجہ اوّل میں سفر کر رہی تھی وہاں سے انہوں نے میکلائی کیلئے سگرٹیں بھجیں۔ کہتے ہیں نا کہ جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے۔ میکلائی کچھ دیر بار میں گئے اور واپس آئے تو دیکھا کہ ان کی سیٹ پر کوئی اور شخص بیٹھا ہے۔ انہوں نے سیٹ خالی کرنے کیلئے کہا تو اس شخص نے منت سماجت کی کہ میں اس ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے شخص سے باتیں کرنی چاہتا ہوں لیکن میکلائی کا موڈ بالکل مختلف تھا۔ اُنہوں نے مجبور کر کے اس شخص کو وہاں سے اٹھا دیا اور اس کے تھوڑی ہی دیر بعد کپتان نے کہا کہ یہ قاہرہ ہے۔ اور کپتان کی آواز کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا جس سے ہوائی جہاز کے پرخچے اُڑ گئے اور چند ایک پچھلی سیٹوں پر بیٹھنے والوں کے علاوہ باقی لوگ ہلاک ہو گئے جن میں ان کی بیوی بھی شامل تھی۔ انہوں نے اس دھماکے کے بعد اپنے آپ کو باہر کھلے میدان میں پڑے دیکھا۔ اسوقت وہ صرف دیکھ سکتے تھے۔ باقی تمام قوتیں مفلوج ہو چکی تھیں (کم از کم کچھ وقت کیلئے) وہاں انہوں نے دیکھا کہ کئی گھنٹوں کے بعد کچھ دیہاتی قسم کے لوگ آئے وہ نعرے لگا رہے تھے تا کہ وہ یہ معلوم کریں کہ ہم کون ہیں۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد بچا کھچا سامان اُنہوں نے سمیٹا اور وہ بغیر کسی سے بات کئے چلے گئے۔ اس کے بعد جو کچھ اُنہوں نے دیکھا وہ یہ تھا کہ فضا میں چیلیں اور گدھیں منڈلا رہی تھیں اور لاشوں کا جلنے سے جو گوشت بچ گیا تھا اسے اپنی خوراک بنانے کی تیاری کر رہی تھیں۔ میکلائی کراچی سٹریچر پر آئے جہاں بہت سے لوگوں نے ان کا آنسوؤں اور آہوں سے استقبال کیا۔ جب وہ ہسپتال میں تھے تو ایک نوجوان ان کے پاس آیا انہیں سلام کیا اور ان سے کہنے لگا کہ اگر آپ اجازت دیں تو آپ کے جسم کو ہاتھ لگا لوں۔ میں نے اجازت تو دیدی لیکن پوچھا آخر کیوں۔ وہ کہنے لگا کہ خدا نے اتنے بڑے حادثے سے آپ کو بچا لیا ہے تو یقیناً آپ میں کوئی ایسی بات ضرور ہو گی جسے خدا نے پسند کیا۔ میں آپ کے اس جسم کو ہاتھ لگا کر برکت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ ایک اور بات اُنہوں نے بتائی اور وہ یہ کہ جہاز میں چھ بندر بھی تھے لیکن انہیں کسی قسم کی کوئی زک نہیں پہنچی اور یہ سب کے سب بحفاظت جلتے ہوئے جہاز سے باہر آ گئے۔ شوکت میکلائی کی یہ کہانی پڑھ کر ہمیں اپنے دوست لطیف احمد طاہر بہت یاد آئے اور ہم نے ان کے لئے اور باقی سب کے لئے بھی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر اگلی دنیا میں رحم فرمائے۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے بڑی مدد اور قربانی کرتے تھے۔ سینکڑوں احباب ان کی خدمت سے فیضیاب ہوئے اور ان کی زندگیاں سنور گئیں۔

اے جانے والے اللہ تجھے اپنی آغوشِ رحمت میں لے اور جو راحت تُو دوسروں کو فراخدلی سے دے گیا اللہ اپنے کرم سے اپنے کلام کے وعدہ کے مطابق ان نیکیوں کا سینکڑوں گنا اجر ہمیشہ کیلئے تیرے لئے مقدر کرے۔

دوست آپا مجیدہ اور ان کے بچوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ ان کا نگہبان اور محافظ ہو اور وہ اپنی زندگیاں خدا کی رضا کے مطابق گذارنے والے رہیں اور ان کے کام اپنے باپ کی روح کے لئے تسکین اور ثواب کا موجب بنیں۔

بقیہ: صـ۵ سے آگے

گیں۔ ان کے سوالوں کے جواب دیئے۔

---

۱۵ اکتوبر کو بیت نصرت جہاں میں ہی بعد نماز ظہر و عصر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جلسہ میں تقریر[۲۷] کی جس میں آنحضرت صلعم اور صحابہ کا مصائب میں اسوہ پیش کیا گیا۔ ۱۶ اکتوبر کو ناصرات الاحمدیہ کے تین روزہ تربیتی پروگرام کے اختتام پر ان سے خطاب[۲۸] کر کے نصائح کیں۔ اور پھر ۲۰ اکتوبر کو کراچی آ گیا۔

۸۔ کراچی

انگلستان جانے سے قبل کراچی میں ویزا کے حصول کے درمیان ۲۸ جولائی کو احمدیہ ہال کراچی میں تربیتی خطبہ[۲۹] جمعہ دیا۔ اسی طرح ۴ اگست کو خطبہ[۳۰] جمعہ پڑھا۔ اور ۲۵ اکتوبر کو مجلس عاملہ کراچی سے خطاب[۳۱] کیا اور ۲۷ اکتوبر کو محمود آباد کے حلقہ میں خدام کے پہلے اجتماع میں افتتاحی تقریر[۳۲] کی اور احمدیہ ہال میں خطبہ جمعہ[۳۳] پڑھا۔ اور پھر اسی رات کو ربوہ بذریعہ ہوائی جہاز واپس آ گیا۔ بفضلہ اس سفر میں جہاں جماعتوں میں کام کرنے کا موقع ملا۔ وہاں احباب جماعت کے اخلاص سے بھی محظوظ ہوا۔ مثلاً کوپن ہیگن کے نائب امیر اپنا سادگی سے گذارہ کرتے اور اپنا بیشتر حصہ آمد کا چندہ میں دے دیتے ہیں اور سب سے زیادہ چندہ ان کا ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ مجھے اپنے امام ہمام کی زیارت کی جو تڑپ اور پیاس تھی وہ ۱۹۳۰ دن کے بعد کچھ کم ہوئی ہے۔

ضروری اعلان

جن احباب نے دوکان واقع سبزی و فروٹ مارکیٹ دار الرحمت ربوہ میں الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں دی تھیں وہ دفتری اوقات میں دفتر نظامت جائیداد میں تشریف لا کر اپنی الاٹمنٹ کے حاصل کرنے کی کارروائی مکمل کرائیں۔

چند دوکانات قابل الاٹمنٹ بقایا ہیں۔ مرکز سلسلہ میں دلچسپی رکھنے والے دوست دفتری اوقات میں تشریف لا کر بقیہ دوکانوں سے اپنی پسندیدہ دوکان حاصل کریں۔

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

بچے قوم کی امانت ہیں۔ ان کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۹۰ء کو وینڈل ریکری ایشن سنٹر وانڈز ورتھ، لندن میں مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے کا بیڈمنٹن کا پہلا میچ منعقد ہوا جو اپنی کامیابی کے لحاظ سے ایک بہت اہم اور مفید موقعہ تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس موقعہ پر بنفسِ نفیس سنگل فائنلز کا مقابلہ دیکھنے کی غرض سے تشریف فرما رہے۔ اور بعد میں بیت الفضل لندن میں انعامات بھی تقسیم فرمائے۔

اس میچ میں ۷۰ کھلاڑیوں سے زائد نے حصہ لیا۔ جس کے لئے چار کورٹس استعمال کئے گئے۔ سنگلز کے مقابلوں میں نتائج مندرجہ ذیل رہے۔

ونر:	عاتق شاہ	(کرائیڈن)
رنراپ:	محمود گلزار	(کلیفام)
تیسری پوزیشن:	ارشد احمدی	(جلنگھم)
چوتھی پوزیشن:	طاہر حیات	(الیسٹ لندن)

کوارٹر فائنلز تک پہنچنے والے:

ناصر خواجہ	:	بیت الفضل
خالق مرزا	:	ربوہ
سعید رحمٰن	:	ارلز فیلڈ
محمد علی	:	الیسٹ لندن

ڈبلز کے مقابلوں میں نتائج مندرجہ ذیل رہے

ونرز:	محمود گلزار / انور احمد
رنرز اپ:	ارشد احمدی / خالق مرزا
تیسری پوزیشن:	طاہر حیات / محمد علی
چوتھی پوزیشن:	مسرور احمد / مبارک چوہدری

حاضری:

ہنسلو۔ ۱۱، الیسٹ لندن۔ ۱۰، بیت الفضل ۹، ریجنٹس لندن۔ ۲۹، ساؤتھ۔ ۱۸ مڈل سیکس۔ ۲

اسی روز بعد نماز عشاء حضرت امام جماعت احمدیہ نے تقریب تقسیم انعامات کی صدارت فرمائی جس میں مکرم ارشد احمدی صاحب سیکرٹری سپورٹس نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد حضور نے انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کروائی۔

رپورٹ تیسرا سالانہ سکواش ٹورنامنٹ

زیر انتظام نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے

مورخہ ۴ فروری ۱۹۹۰ء کو نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے کی زیر نگرانی مڈ ویسٹ سکواش کلب، والڈرس لیڈ، چیٹ ھام میں مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے کے زیر انتظام تیسرا سالانہ سکواش ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ ٹورنامنٹ ناک آؤٹ بنیادوں پر تھا۔ مکرم نصیر حیات صاحب آف کیمبرج نے یہ مقابلہ تیسری مرتبہ بھی جیت لیا۔ مقابلے کے نتائج حسب ذیل ہیں۔

ونر: نصیر حیات	(کیمبرج)
رنراپ: کاشف احمد	(جلنگھم)
تیسری پوزیشن: شاہد غوری	(نیو میلڈن)
چوتھی پوزیشن: ارشد احمدی	(جلنگھم)

کوارٹر فائنلز تک پہنچنے والے

سیف غوری	(نیو میلڈن)
زاہد خان	(جلنگھم)
عاتق شاہ	(کرائیڈن)
خالد ندیم	(ویمبلڈن)

انعامی شیلڈ کیلئے مقابلہ جات / پلیٹ کمپیٹیشن

ونر: مسرور غوری	(نیو میلڈن)
دوسری پوزیشن: کامل حق	(نیو میلڈن)
تیسری پوزیشن: محمد اعظم	(سٹیونیج)
چوتھی پوزیشن: محمد مرزا	(جلنگھم)

کوارٹر فائنلز میں پہنچنے والے۔

احمر احمدی	:	(جلنگھم)
خالق مرزا	:	(ربوہ)
مسعود بشیر	:	(کرائیڈن)
محمد شاہد	:	(سٹیونیج)

اختتام میچ پر حاضرین ناصر ہال جلنگھم میں تشریف لائے نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے بعد ڈنر پیش کیا گیا۔ جس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ مہمانِ خصوصی مسٹر ڈیوڈ پرائیک نے کامیاب ہونے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ مسٹر ڈیوڈ مڈویسٹ سکواش کلب کے پروپرائٹر ہیں۔

آپ کا خط ملا

مکرم شیخ خادم حسین صاحب لکھتے ہیں:

؎ جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی

خاکسار تقریباً ایک سال سے ضعفِ بصارت کی وجہ سے لکھ پڑھ نہیں سکتا اور نہ ہی گھر سے باہر جا سکتا ہے۔

آج الفضل سے برادرِ بزرگ مولوی عبدالحمید صاحب منشی فاضل جو میجر شمیم احمد صاحب سابق نائب امیر جماعت کراچی کے خسر محترم تھے کے سانحۂ ارتحال کی خبر سن کر شدید صدمہ ہوا۔ گویا کہ زندگی کی بنیادیں ہل گئیں۔

حضرت مولوی صاحب اور ان کے خاندان سے نئی دہلی میں گزرے ہوئے ایام میری زندگی کا ایک باب ہیں۔ میں آپ کے روزنامہ کے توسط سے ہی اپنے دکھ کو ان کی دونوں بچیوں اور ان کے چھوٹے بھائی مولوی عبدالمجید صاحب فاضل تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ ان کی چھوٹی بچی حمیدہ بیگم سے میں نے وعدہ کیا تھا کہ جب میں عزیزم میجر شمیم احمد پر قلم اٹھاؤں گا تو اس کی نقل عزیزہ کو کینیڈا بھجواؤں گا لیکن میں خود اپنے مصائب میں ایسا گھرا رہا اور آخر میں آنکھ کی تکلیف میں مبتلا ہو گیا تو میں اپنے ارادہ پر عمل نہ کر سکا۔ اور نہ ہی میں عزیزہ سے وعدہ پورا کر سکا۔ لکھنے کو تو بہت کچھ ہے۔ اسے اور کسی وقت کے لئے اٹھا رکھتا ہوں۔ فی الحال اس دعا پر اسے ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ رخصت ہونے والے بھائی کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

مکرم عبدالجلیل عشرت صاحب لکھتے ہیں:

... ماڈل ٹاؤن لاہور میں منعقد ہونے والے مشاعرہ میں اس عاجز نے جو چند شعر پڑھے تھے وہ آپ کے ارشاد کے مطابق بھیج رہا ہوں۔ میں شاعر نہیں اور نہ یہ شعر معیاری ہیں۔ مجلسِ مشاورت کے موقعہ پر آپ نے فرمایا تھا کہ "بھیجیں تو سہی" تعمیلِ ارشاد سے یہ شعر ارتجالاً لکھے گئے ہیں۔

ابتلاؤں سے جو گھبرائے نہیں
وہ خدا کے فضل کے مورد بنے
سمتِ منزل کارواں چلتا رہا
بے عمل بزدل پڑے سوتے رہے
جو خدا کی راہ میں مارے گئے
وہ رضائے ذاتِ باری پا گئے
ہیں خدا کے فضل ہم پر بے شمار
یا خدا! یہ سلسلہ جاری رہے

بقیہ: صا سے آگے

ضرور بیعت کر دوں گا، کیونکہ یہ جھوٹوں کی جماعت نہیں ہو سکتی اور میں نے دل میں کہا میں گا اس وقت، جب بیعت کر لوں گا، چنانچہ میں نے رات بڑی بے چینی میں گذاری ہے اور اب میں آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے بیعت کی توفیق عطا فرما دی ہے"۔

(خطبہ جمعہ ۱۷؍ دسمبر ۱۹۸۲ء)

دار القضاء کے اعلانات

○ "مطابق فیصلہ قضاء مورخہ ۳؍ مارچ ۱۹۸۹ء قریشی منیر احمد صاحب کا حصہ وراثت از مکان مبلغ -/۲۲،۹۹۵ روپے کی بتوسط نظارت امور عامہ ادائیگی ہو چکی ہے۔ اور دیگر جملہ ورثاء مکان نمبر ۲/۱۴ دار الرحمت ربوہ سے بحق قریشی سفیر احمد صاحب دستبردار ہو گئے ہیں۔ اگر مذکورہ مکان قریشی سفیر احمد صاحب کے نام انتقال کیا جانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء کو اطلاع دے۔"

○ "مکرم احمد اسحاق صاحب ولد محمد اسحاق صاحب سکنہ ۱۴-ایس گلبرگ نمبر ۲ لاہور اور ان کے دیگر ورثاء نے درخواست دی ہے کہ محمد اسحاق صاحب کا پلاٹ ۱۲/۱۱-۱۲ (دو پلاٹ) ان کی بیوہ کوثر اسحاق صاحبہ کے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر دفتر قضاء کو مطلع کرے۔"

(ناظم دار القضاء ربوہ)

کیا آپ الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لے رہے ہیں۔ قومی ضرورت بھی ہے اور نیکی کا کام بھی۔

حبوب مفید اٹھرا

HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA

۲۰ گرام -/۱۵ روپے
۶۰ گرام -/۴۵ روپے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حق مہر ادا کرنا ضروری ہے یہ نمائش (دکھاوا) نہیں

از حضرت فضل عمر

فرمایا

"اس وقت میں کوئی خطبہ نہ پڑھ سکوں گا البتہ کسی صاحب نے ایک سوال پوچھا ہے اس کا مختصر جواب دیتا ہوں۔ وہ پوچھتے ہیں کہ عورتوں کا مہر جو باندھا جاتا ہے وہ صرف دکھانے کے لئے ہی ہوتا ہے یا اس کا ادا کرنا ضروری ہوتا ہے وہ یاد رکھیں کہ مہر دینے کے لئے ہوتا ہے۔ دینِ حق اس قسم کی نمائش کو جو دھوکا کا موجب ہو ہرگز جائز نہیں رکھتا۔ پس جو لوگ دوسروں کو دکھانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ گنہگار ہیں۔ اور جو اپنی حیثیت سے کم باندھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔ صحابہؓ کے طرزِ عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی ادا کر دیتے تھے۔ پس ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی ایک دفعہ سارا نہ ادا کر سکے تو کچھ مدّت میں ادا کر دے لیکن ادا ضرور کرے۔

معجّل اور غیر معجّل کے الفاظ بعد کی ایجاد ہیں۔ شریعت سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ پس جہاں تک ہو سکے پہلے ادا کرنا چاہیئے ورنہ آہستہ آہستہ یہ ایک قرضہ ہے جو عورت کی طرف سے مرد پر ہے۔ اس کا ادا کرنا بہت ضروری ہے"

(خطبہ فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۷ء)

شعبہ رشتہ ناطہ، ربوہ

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے فرمایا،

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں۔ مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

خدام متوجّہ ہوں

○ خدام کے سالانہ مرکزی امتحان بتدی اور سابق سال ششم ۱۵ جون کو منعقد ہوں گے۔ ان کا نصاب تمام مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اس کے مطابق تیاری کرتے رہیں۔

○ سالانہ مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "سیرت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ۔ حقوق العباد کی روشنی میں" کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۹۰ء

۱۹۱۱ء میں سب سے پہلے حب اٹھراء پیش کرنیوالا
مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
ربوہ گوجرانوالہ فون نمبر ۲۸۴۴
ربوہ فون نمبر ۹۰۶
قلعہ کالروالہ ملتان کراچی

ہوائی سفر
بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کیلئے ہم سے رابطہ فرمائیں
نوبل مین ٹریولز
۴۱/۲ مین سوک سنٹر نزد جی پی او اسلام آباد
فون نمبرز ۸۱۸۷۵۷ ۸۲۲۹۳۳

پنجاب سویٹ ہاؤس
احباب کی خدمت میں اب عمدہ مٹھائی کے علاوہ صبح کا ناشتہ حلوہ پوری دستیاب ہے نیز آرڈر پر ہر قسم کی مٹھائی اور ناشتہ تیار کیا جاتا ہے۔
رحمت بازار
پنجاب سویٹ ہاؤس ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ آنے والے دنوں اور مہینوں میں فوجی افسروں کا کام بہت مشکل ہوگا۔ انہوں نے فوجی افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موقع کے مطابق طاقت کے ساتھ کام کیجئے اور اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں پوری کیجئے۔

○ خزانہ، اقتصادی امور اور منصوبہ بندی و ترقی کیلئے وزیراعظم کے مشیر وسیم عون جعفری نے کہا ہے کہ آئندہ بجٹ پیپلز پارٹی کی اس چار نکاتی پالیسی کا آئینہ دار ہوگا۔ جس کا اعلان وزیراعظم نے اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد کیا تھا۔ ان نکات میں قومی میزانیہ کا خسارہ کم سے کم کرنا، ملکی معیشت کو نارہ وا، پابندیوں سے آزاد کرانا، ملک میں اندرونی و بیرونی سرمایہ کاری کی راہ ہموار کرنا اور صحت و تعلیم جیسے سماجی بہبود کے شعبوں میں حالات کو بہتر بنانا شامل ہے۔

○ لاڑکانہ میں پی پی آئی کے نمائندے احمد خان کمال اور روزنامہ نوائے وقت کے نمائندے مظاہر نقوی کو تار گھر کے سامنے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

○ ریلوے پولیس نے پشاور، لاہور اور کراچی میں بم کے دھماکے کرنیوالے پانچ افراد کو گرفتار کر کے ان کے قبضہ سے دھماکہ خیز مواد برآمد کیا ہے۔

○ وزیراعلیٰ سرحد آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ موجودہ منتخب حکومت دو سال کے اندر اندر صوبہ سرحد سے پوست کی کاشت کا مکمل خاتمہ کرا دے گی۔

○ حیدرآباد اور کراچی میں فوج طلب کرنے کے بعد اب اندرون سندھ میں حساس علاقوں میں فوج تعینات کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ نیز دوسرے دیہی اور شہری علاقوں میں امن و امان برقرار رکھنے کیلئے فوج تعینات کی جائے گی۔ اہم تنصیبات بجلی گھر۔ ہوائی اڈے۔ ٹیلیفون ایکسچینج اور پلوں وغیرہ کی حفاظت کیلئے بھی سخت اقدامات کئے جائیں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ لیبیا کے لیڈر کرنل معمر قذافی نے مصر کے صدر حسنی مبارک سے بات چیت کی ہے۔ انہوں نے مشرقِ وسطیٰ کے مسئلے اور دو طرفہ تعلقات کے بارے میں تبادلۂ خیال کیا۔ گذشتہ برس دونوں ملکوں کے تعلقات بحال ہونے کے بعد سے لیبیا کے لیڈر کا مصر کا یہ پہلا دورہ ہے

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے بی بی سی کے نامہ نگار کو گرفتار کر لیا۔ انہیں غیر ملکی صحافیوں پر پابندی کے باوجود کام کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی۔

○ امریکہ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی اس قرارداد کو ویٹو کر دیا ہے۔ جس میں مقبوضہ اسرائیلی علاقوں کے حالات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن بھیجنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ پاکستان نے جو کونسل کا ممبر نہیں فلسطینی عوام کے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر اسرائیلی حکومت کی مذمت کی پاکستان کے سفیر نسیم احمد نے ان فلسطینی علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ جن پر اس نے ۱۹۶۷ء سے قبضہ کر رکھا ہے پاکستان کے سفیر نے مشرقِ وسطیٰ پر بین الاقوامی امن کانفرنس بلانے کی تجویز کی بھرپور حمایت کی۔ مندوبین نے امریکی فیصلے پر مایوسی کا اظہار کیا ہے۔

پتہ